إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ أَتْقَاكُمْ

بفضلہ ومنہ

کہ یہ قصیدہ عجیبہ بافواید غریبہ

مسمی بہ تحفۃ الاصفیا ترجمہ ہدایت

الاذکیا فی الریاضت والسلوک الی ملک الملوک جسکو

عارف گرامی شیخ زین الدین احمد بن علی قدس سرہ ونور مرقدہ

عربی مین نظم کئے تھے مواندلون جامع الشریعۃ والطریقۃ طالع انوار معرفۃ

والحقیقۃ شیخنا ومولانا مولوی شاہ عبد الحی صاحب قادری مدظلہ العالی

نے ہندی زبان مین ترجمان فرماکے بحسب خواہش غلام محمد صاحب معلم باشندہ

بیتھ انبور اہتمام تمام سے بندہ کمترین محمد ضیاء الدین عفی اللہ العالین

ساکن چتور کے مطبع مسلمانی فیض بنیانی مین خیر خواہ آفاق مولانا عبد اللہ

صاحب مشتاق کے حلیۃ الطباع سے

آراستہ کروائے

سنہ ۱۳۱۲ ہجری

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد ہی اسی معبود بر حق کو سزا
ہم کو اپنے فضل سے جو امت احمد کیا

ہو ہزاران اسپو ہر دم حق سے صلوت و سلام
اور اسکے آل اور اصحاب پر جمیع وبا

اور اس امت کے یکسر اولیا او پر خصوص
شیخ سید عبد قادر بادشاہ اولیا

جس کا ہی نائب ہی شیخ الوقت قطب العارفین
خاص میرا شیخ سید محی دین ہدیٰ

بعد اسکے یہہ قصیدہ جان تو عربی مین تھا
نام نامی مشتہر جس کا ہدایت اذکیا

جس کا ناظم شیخ علامہ یحیی بن الدین علی
جو مصنف ہی کتاب مرشد الطلاب کا

جسکے بیٹے کی ہی جان تصنیف ارشاد العباد
فقہ مین فتح المعین در نحو شرح الفیا

نام نامی اس محقق کا ہی شیخ عبد العزیز
اس قصیدے کی لکھا ہی شرح مسلک التقا

یہہ قصیدہ معتبر ہی اور مفید و مختصر
گویا یک دریا سما ہی ہی یقین کوزے مین

جو عوارف اور احیا مین مبین ہی سلوک
بس اسی کا ہی خلاصہ اس قصیدے مین لکھا

یہہ قصیدہ سالکون کے حق مین ہی یک نردبان
کر عروج اس رہ سے واصل ہون بندہ کا خدا

اس کا ہر مصراع ہی مصراع باب معرفت
اسکی ہر یک بیت ہی بیت مقدس باصفا

ترجمہ کرتا ہون مین ہند مین اب اسکا سلیس
بہرہ ور ہو ہندیان بھی اسکو نا پڑھکر سدا

بوج تقوی ہی یقین ہر اک سعادت کا مدار
نفس کی خواہش پو چلنا سرگنا ہونکا ہی یا

تین راہین ہین مقرر سالکان حق کیتین
اک شریعت اور طریقت اور حقیقت باصفا

ہی شریعت مثل کشتی اور طریقت بحر سا
اور حقیقت ہی بلاشک مثل دُر بیبہا

جان و دل سے دین حق لینا شریعت سے مراد / اور امر و نہی سے کے انوار سے لینا جلا

اور طریقت جان یعنے چھوڑنا شبہات کا / اور ریاضت بحر حق اشتغال سے سب باز آ

اور حقیقت سمجھنا سالک کا ہی مقصود ہے / اور انوار تجلیات ہو نا منجلا

چاہیے جو موتی سو اول ہووے کشتی مین سوار / غوطہ زن پس ہووے دریا مین تو موتی پاسکا

پس طریقت اور حقیقت جان یوہی ای اخی / تجھکو بے فعل شریعت نا میسر ہو سکا

اپنے ظاہر کو مزین پس شریعت سے کرین / پہلے سالک تا منور قلب ہووے بے مزا

ظلمت بشری ہو زایل اور ممکن ہو یقین / قلب مین نور طریقت کے منزل کا جلا

لئے طرق ہین عارفون کے لیک پس کوی طریق / کر سلوک اس راہ سے ہوتے ہین واصل اصفیا

کوی ارشاد و ہدایت حقکے بندون کو کرے / کثرت اوراد اور طاعات مین ہو کوی سدا

خلق کی خدمت کرے کوی لاوے کوی لنگر یان / بیچ کر قیمت کو اسکے دیوے در راہ خدا

اولیا کی راہ چلنا گر کوی چاہے یقین / یہہ وصایا یاد رکھہ اسپر عمل لاوین بجا

توبہ

توبہ کر تو با ندامت اور گنہ سے باز آ / اور ترک جرم آیندہ کے اوپر عزم لا

اپنے ذمے کو بری کردے حقوق خلق سے / تو رعایت چار یہہ ارکان کی دلسے لا بجا

اور ہمیشہ نفس سے ایسا کیا کر تو حساب / سستی طاعات و عصیان سے بچا نا دایما

دل کو منہہ کو اور چشم و گوش سب اعضو گنتین / بلـ سمجھنے بولنے سننے بجھانے سے بچا

جانئے توبہ ہی کیلی ہر اطاعت کی یقین / اور ہر اک خیر کا پایہ ہی بیشک ای فتا

تجھکو کوی مجلس مین غفلت یا کہ بد صحبت ملے / جلد استغفار کر اور نیک مجلس مین تو جا

قناعت

کر قناعت کھانے کپڑے اور عمارت مین تعین / بیت شان و تجمل اور بڑائی کو نہ لا

جوکہ چاہے بے ضرورت قوت اس سے ہو نیکے / جو ضرورت کے ہین جز ین یعنے طاعات خدا

زہد

زہد کہ بے مال رہنا ہی فقط کچھہ زہد مین ، … بلکہ تنہا مال و زر سے ہی علاقہ قلب کا
بعد تقوی کے یقین ہی زہد منصب نیکتر … سالکون نے پائے ہین اس سے مقامات علا
دوست دنیا کا شرابی سا کہے حیران ہو … ہی کہا راہ خلاص اور کہان راہ خدا
طاعت حقمین مدد کاری جو عورت سے نہو … دے طلاق اسکو مجرد ہو کے رہنا ہی بھلا
آفت دنیا سے بچنے چار خصلت مین ضرور … خود نہ ظالم ہووے ظلم ظالمون کو بخشنا
خلق سے ہرگز کبھی کوی چیز چہنا ہی نہین … اپنے خاطر جو رکھا ہو خلق کو کرنا عطا
تا درست ہووے عبادت اور عقیدہ اور دل … علم پڑھ فقہ و عقاید تیسرا اخلاق کا
بس یہی ہین جان بیشک علم تینو فرض عین … کر عمل اور سیر تو دو جگ مین معظم ہووےگا
اور بجالا تو ہمیشہ دلسے آداب و سنن … جو ہی ماثور از امام المرسلین خیر الوری
جان تو بیشک تصوف ہی اسی آداب سے … کر عوارف سے طلب ہو معتقد اور سیر سدا
کیونکہ راہ حقمین ہرگز پہنچنا نا ہو سکے … اتباع سنت سالار عالم کے سوا
بس تمام احوال اور اقوال اور افعال کو … ڈہونڈھکر حضرت کے تابع ہو نہ پھر اس سے ذرا
اور قرآن و حدیثون سے معید سب طرق … اولیا کے ہین یہی دو اصل ہین انکے بجا
پڑھ تو نووی کی ریاض الصالحین تحقیق سے … جب عمل اسپر کرینگا تو سعادت پاویگا
کیجیے قرب فرایض کا نہایت اہتمام … ہی اداے فرض عین بے شک بڑا قرب خدا
بعد ہی قرب نوافل حق کہا جس باب مین … کر مداومت نوافل جب لگے کرنے ادا
دن بدن کرتا ترقی قرب مین میرے یقین … تک مقام السیادہ باتدریج پاویگا علا
یہان تلک مین ہوں اسکے دست و پا سمع و بصر … اس سے پکڑیگا چلیگا اور سنے دیکھے بجا

توکل

گر توکل کر مجردی تو اپنے رزق مین … حق کے وعدے اور کرم پر ہی وہ ضامن رزق کا

گر زن و اطفال را کھے کیجیے کسب حلال | تب توکل اور ترک کسب نا ہووے روا
مال و جاہ ہیر اہل دنیا کے نہ ہرگز طمع کر | گر خوشامد تو ذلیل ہرگز نہ ہو ای باصفا

اخلاص

ہر عبادت خالصاً للہ کیجے بے ریا | ہی تری نیت سے آگاہ خالق ارض و سما
اور کبھو اخلاص سے اغراض دنیا مت ملا | طاعت حق ہر بجا ہے خلق کی مدح و ثنا
مت ریا کیجے کرے ناچیز وہ طاعات کو | کر خدا کے ہی لیئے ہر کام چھوٹا یا بڑا
مت بتا اپنی فضیلت لوگ ہوں تا معتقد | مت بتا اپنے رذایل ہوں دلیر اس پر سدا
مرد کا ایمان نہ کامل ہو نہ دیکھے جب تلک | جانور سا خلق کو یہہ ہی حدیث مصطفیٰ
یعنے اُنسے مدح و ذم نفع و ضرر کی کچھہ اُمید | نا رکھے تا شرک اخفی دور ہو یعنے ریا
بس برابر ہووے تا مدح و شکایت خلق کی | لوم لایم سے نہ خایف ہووے در امر خدا
خلق کے خاطر عمل کرنا مقرر شرک ہی | خلق خاطر چھوڑنا اعمال از خوف ریا
ہی خوشی شیطان کی اور حرمان ز خیر دو جہان | یونہی بولا ہی فضیل ابن عیاض باصفا
اجر و درجہ پھر خدا کے پاس تو مت کر طلب | پاس لوگوں کے تو گر مانگیگا درجہ اور جزا
اور تو اہل بطالت سے کبھو صحبت نہ رکھ | سست ہی جو مرد دین میں اسکی صحبت ہے بلا

عزلت

گوشہ اولی ہی زمانے میں جب آوے فساد | خوف ہو یا دین کے فتنے میں ہووے مبتلا
یا کہ ہووے خوف مال شبہ یا مال حرام | ویسے چیزوں سے بھی اپنے کو بچا خلوت میں جا
ہاں جماعت اور عبادت اور مجلس وعظ کی | ایسے کاموں جان تو عزلت سے بہتر ہیں بجا
بات یہہ اسکو ہی جو کوئی آمر و ناہی رہے | اور رنج خلق کی برداشت رکھتا ہو سدا
اور صابر ہو وہ پھر غالب رہی اسکو گمان | کہ طلب خلق سے اس سے گناہ نا ہو یگا
پھر کہے متاخرین بعضے کہ ایسے عصر میں | بے تردد خلق سے گوشہ ہی لینا ہی بھلا

یعنی شیخ محی الدین [illegible] اور امام یافعی ۱۲

کیونکہ یہہ مجلسین نادرا بچہ سکے بالیقین — کر فساد و جرم و عصیان جسمین نا ہو تو بچا
بس ریا غیبت وغیرہ اور ایسے ہی گنہ — اختلاط خلق سے حاصل تجھے ہووین بجا

حفظ اوقات

صرف کر طاعات مین اوقات کو اپنے تمام — چھوڑ مت کوئی وقت خالی سست ہو صبح و مسا
نیک نیت سے مباح کام بھی ہو طاعتین — پس تو ہر اک کام مین نیت عبادت کی بھلا
جیونکہ جب کھاوے تو پیوے تو بھی نیت کرے — مین یہہ کھاتا ہون برائے قوت ذکر خدا
روز و شب مین اپنی سب اوقات کی تقسیم کر — پس وہ ہر ہر وقت مین تو کام اک اک کر ادا
فجر جب ہووے نماز فجر پڑھ تو باخشوع — جو پڑھے معنا سمجھ وہ قرات قرآن کا
تا حضور قلب حاصل ہووے تجھکو در نماز — مایۂ طاعت یہی ہی جہد کر اسمین بڑا
قلب پر تیرے ہے ہی ناظر حق تعالی بالیقین — پس عبادت مین تو حاضر دل کو رکھہ ای باصفا
تو جماعت کی فضیلت ترک مت کر زینہار — پڑ کے ستائیس درجے منفرد سے ہی بجا
یہہ کہ تجھکو علم پڑھنے سے ملے کیا فایدہ — ویسے جب اعمال مین سستی اگر تو لائیگا
پس نماز فجر بعد از رو بقبلہ بیٹھہ کر — بات مت کر بلکہ ہو تو شاغل ذکر خدا
یعنے پڑھ قرآن و تہلیلات و تسبیحات بھی — اور تحمیدات و ماثورہ دعائین بھی سدا
پس مراقب ہو مشایخ کی طریق پاک پر — نفس کی جا نا پار نور روح ہو تا منجلا
اور روشن ہووے روئے قلب با نور جلی — اور فضایل سے رذایل ہو مبدل بے مرا
فضل حق سے ہو جہانب تو سزاوار سہو — ہو تو لایق اسکے ہی وہ نعمت عظمی بجا
جبکہ ہو ونکا بلند نیزے برابر آفتاب — چار یا دو رکعتین اشراق کے تب کر ادا
پھر تو قرآن کی تلاوت با ادب ترتیل سے — اور حضور قلب سے معنا سمجھ تو دایما
پانچ ہین دل کے دوا اول تلاوت سے ہی یعنی — جان کر معنا بھی خالی پیٹ رہنا دوسرا
اور قیام شب دعا بھی صبح کی با انکسار — پانچوان علما و صلحا پاس جاکر بیٹھنا

حافظ و قاری کتین قرآن کے یہہ چاہیے
جونکہ زاہد ہووے دنیا مین بھی بے پروا رہے
رہنا پیشانی کشادہ اور نہو چین بر جبین
نا کرے کسب رزیل تا کہ نا ہووے ذلیل
کترین موچھین اور واری کو سدا کنگھی کرین
میل بدبو تن سے اور کپڑو نسے اپنے دور کر
اور ہنسا مسکر بھی زاید مسخری ہرگز نکر
اور حسد سے اور عجب سے اور ریا سے دور رہ
قاری و حافظ کو بھی لازم ہے ورد دایمی
پس مراقب ہووے مولا کا بدل سر و علن
اور بھی مذکور ہے تبیان مین تفصیل سے
جب تلاوت سے جو فارغ ہین ضحی کی پڑھ نماز
بے اثر ہووے مقرر ہر عمل ہے ذکر موت
شغل مین بس علم یا طاعت کے تو مشغول ہو
یون ہی علما کو فضیلت عابدون پر از حدیث
ہی خبر پروردگار و اہل ارض و آسمان
سب ہی رحمت بھیجتے ہین بس وہ عالم اپر
اور جو کوئی علم سیکھنے کو چلیگا ایک راہ
زیر پا اسکے بچھاتے ہین ملک اپنے پران
علم دین کا سیکھنا یکبات از رہ حدیث
یہہ فضایل علم پڑھنے اور پڑھانے کے یقین

ہووے متخلق با خلاق مکارم با صفا
اہل دنیا اور دنیا سے سدا ہی مستغنا
اور وقار و حلم و صبر و شکر اور جود و سخا
با خشوع و با تواضع ہووے با ورع و تقا
دور کرنا خن بھی بالان بغل کے ای باوفا
انکو گر وہ کپڑونسے تو رکھ ہر دم بچا
تا قساوت قلب کی تجھ کو نہووے ای فتا
اور محقر غیر کو تو مت سمجھ از اعتلا
ذکر اور تسبیح اور تہلیل ماثورہ دعا
اور تمامی اپنے کامان سونپ دیوے ہر خدا
حافظ و قاری کے جو آداب ہین اسکے سوا
موت کی اور قبر کی تب لین اپنے فکر لا
اور سریع الاثر اسکے ذکر سے ہووے بجا
یا معیشت ہووے بر وجہ حلال ای باصفا
جون ستارون پر فضیلت بدر کو ہی در جلا
مچھلیان دریا مین اور چیونٹیان بر بر سکھا
علم سکھلاتا ہی لوگون کو یقین جو دین کا
راہ یک جنت طرف آسان کرے اسکو خدا
جب چلے وہ علم پڑھنے کر طلب اسکی رضا
نفل سو رکعت کے پڑھنے سے ہی افضل اور جلا
تب پاینگے جبکہ نیت نیک ہووے با صفا

یعنے از بہر خدا ہوا ور نہ بہر آخرت — گر نہ نیت ہووے ایسی ہی ہلاکت ہے مرا

سونگنے جنت کی خوشبو سے ہی ہووے بے نصیب — اور بیشک آتش دوزخ مین داخل ہووےگا

ایک عالم کو قیامت مین جب دوزخ لاوینگے — انتڑیان اسکے شکم سے ہونیگے یکسر جدا

گرد چکی کے پھریگا کھینچتا وہ انتڑیان — آسیا غلے کی جیسا پیستا ہووے گدھا

[illegible]

اہل دوزخ اسکو تب پوچھینگے اگرای فلان — کیا نہین کرتا تھا امر و نہی تو ہم پر سدا

تب وہ بولیگا کہ ہان کرتا تھا امر و نہی مین — علم پر اپنے عمل لیکن نہ لاتا تھا بجا

بہر مولا اور از بہر ثواب آخرت — علم جو کوئی نا پڑھیگا بس وہ عاصی ہووےگا

وقف علما کا بلا شک اسکو کھانا ہی حرام — جو پڑھیگا علم دوسرا علم دینی کے سوا

یعنے عالموں کے خرچ کیلئے جو وقف [illegible] ہین

اور یونہی ہو دیگا عاصی معلم بھی یقین — علم دینی کے سوا وہ جب پڑھاوے دوسرا

جو خالصاً للہ علم نہین پڑھتا ہی اسکی علامات

علم پڑھنا جان تو اسکا نہین از بہر حق — جو ہوا ہے نفس اور شہوات مین ہی مبتلا

اور دنیا کو طلب کرتا ہی بے راہ مباح — قدر حاجت پر بھی وہ کرتا نہین ہی اکتفا

[illegible]

یا کہ آگے سیکھنے کے وہ علوم فرض عین — علم جو فرض کفایہ ہی پڑھیگا بار ریا

جبکہ ظاہر ہووے بے شک اس سے ایسے حالتین — علم پڑھنا جان تو اسکا نہین بہر خدا

اور یونہی چھوڑ دیوے جب جماعت سے نماز — علم مین مشغول ہوکر عذر شرعی کے سوا

اور یونہی چھوڑ دیوے جب روایت اور سنن — جو سنن ہووے، ہو کذا از حدیث مصطفی

عالم ربانی کے علامات

جو ہی عالم آخرت کا یہ نشان ہین دائمی — واسطے سے علم کے دنیا نہ مانگے وہ بجا

اور پڑھے وہ علم ایسا کہ اسے راغب کرے — طاعت مولا مین اور دنیا سے دوری دے سدا

اور پڑھے نا علم ایسا جو جدال و قیل و قال — ذات مین اسکے بڑھاوے آہ غفلت مین بھیا

اور تنعم اور تجمل بھی بچا ہے زینہار — کھانے پینے اور عمارت مین وہ با فخر و ریا

اور پوشاک عمدہ سے بھی ہووے مجتنب — اور قناعت کر کے تھوڑے پر کرے وہ اکتفا

بادشاہون اور امیرون پاس نا جاوے کبھو — انکے صحبت مین بھرے ہین جان آفات و بلا

ہان انھین کے پند و ارشاد و ہدایت کے لئے — اہل حاجت کے سفارش کو بھی جانا ہی روا

فتوی دینے پر نہ ہے جلدی اور جرأت نا کرین — کرنے حاصل جاہ و عزت خلق مین ای باوفا

مسئلہ کوئی اس سے پوچھے گر نجانے وہ اسے — صاف کہہ دیوے نہین یہہ مسئلہ مین جانتا

اور نہین فتوی دئے ہون جسپر اہل اجتہاد — خود نہ بولین مجتہد ہو کر یہہ یونہی ہی بجا

اور جسمین اسکو شک ہووے تو لا ادری کہے (یعنے مین نہین جانتا) — اسکو نصف العلم بیشک شیخ غزالی لکھا

اور یقین وہ نیک نیت سے پڑھے ایسے علوم — جن سے عقبے کی سعادت ہووے حاصل اولا

پس کرے وہ علم باطن کا بہت کچھ اہتمام — دور کر دیوین رزائل دلکے ہین جو نا سزا

اور مراقب قلب کے اپنے بصد اخلاص ہو — اور سیاست نفس سے اپنے کرے صبح و مسا

پس مجاہد ہو بجا لاوے ریاضت اور سلوک — تب دقایق علم دین کے قلب سے اسکین بجا

اور حاصل ہووینگے بے شبہ ثمرات عمل — اور شہود کشف کے انوار ہووین منجلا

اور تقلید شریعت مین سدا ہو معتمد — ہو مقلد مجتہد فی الشرع کو کر پیشوا

بو حنیفہ شافعی اور مالک و حنبل یقین — تھے یقین چھے خصلتون مین سے مکمل مقتدا

یعنے وے زہد و صلاح ہی اور عبادت بالیقین — اور علوم عافیت نافع ہو جو ای باوفا

اور علم فقہ ہوا صلاح جسمین خلق کی — اور علم فقہ کا پڑھنا محض بہر خدا

جو کہ ہین فقہا ہمارے انکے ہی تابع ہین جان — بس وے کرتے ہین یہے چار و مجتہد کا اقتدا

پس تو اول علم نافع پڑھ خدا کے واسطے — گر تو چاہے دو جہانمین حق تعالی کی رضا

اور سکھانا اسکا لله افضل طاعات ہی — اور خلافت اور وراثت ہی پیمبر کی بجا

اور کلام صوفیہ کی کیجئے تاویل نیک — اعتراض[٢] اس پر نکر اور مت بکر اسمین خطا

جان و دل سے پیر اور استاد کی تعظیم کر — بے ادب ہو کر جدال و بحث سے مت پیش آ

٢ او مع استهزاء اي استخفاف بخلاف ما لو اقترن به ما يخرجه عن الردة كسبق لسان او حكاية كفر او خوف قال شيخنا كشيخه وكذا قول الولي حال غيبته انا الله ونحوه مما وقع لائمة من العارفين كابن عربي واتباعه بحق وما وقع في عباراتهم مما يوهم كفرا غير مراد به ظاهره كما لا يخفى على الموفقين نعم يحرم على من لا يعرف حقيقة اصطلاحهم وطريقتهم مطالعة كتبهم فانها مزلة قدم لهم ومن ثم ضل كثيرون اغتروا بظواهرها وقول ابن عبد السلام يعزر ولي قال انا الله فيه نظر لانه ان قاله وهو مكلف فهو كافر او لا فمحال التروان قاله حال الغيبة المانعة التكليف فاي وجه للتعزير انتهى ١٢٥ فتح المعين للشيخ العلامة المحقق المجد وم عبد العزيز الشافعي تلميذ خاتمة المجتهدين ابن حجر الهيتمي المكي رحمهما الله تعالى من باب الردة ١٢

شبہ تجھکو جسمین ہووے پوچھ لے استاد سے　　سرسری مت جان لے تحقیق با دیگا دغا
کیجئے قبل مطالعہ خوب تصحیح کتاب　　کر مقابل تو صحیح نسخون سے اسکو اوّلا
اور مطالعہ کر مکرر متن کا قبل شروح　　وہ ترقی کو ترے اولی و احسن ہی بجا
اور فہم یک سطر کا اولی ہی بیشک از متن　　شرح کی دس سطر کی تفہیم سے ای با رجا
سیکھ اول علم فرض عین کر اسپر عمل　　خوبی دارین گر چاہے ز خلاق ورا
بعد ازان علم فروع فقہ اور اسکا اصول　　پڑھ علوم باقیہ تدریج سے بعد اسکے جا
اور علوم آداب کے سب آگے ہیں یہہ یاد رکھ　　صرف و نحو اور معانی اور لغت ہی ای فتا
اور بیان ہی اور بدیع و قافیہ ہی اور عروض　　ہیں اصول آداب کے یہہ آٹھ علم ای باصفا
اور فروع اسکے ہیں انشا نثر ہے شک اور نظام　　اور حکایات و قصص تاریخ سب یک علم با
اور اسکے بعد ہی علم خطوط و اشتقاق　　سب یہہ بارا علم ہیں تحقیق سے پڑھو ای فتا
اور معانیمین ہی داخل ہی بدیع بھی اور بیان　　اشتقاق و صرف دونو یک ہی بعضون نے لکھا
آہ جون اہل زمانہ علم منطق اور کلام　　پڑھ کے ہوتے ہیں تباہ اسمین تو مت ہو مبتلا
پڑھ ای بھائی شیخ غزالی کے احیاء العلوم　　دیکھ اسمین ہی لکھے ہر مرض مہلک کی دوا
گر نہ استعداد عربی ہو تو ہندی فارسی　　اسکی بس ہی تجھکو زاد الآخرت اور کیمیا
جب ہوا فارغ ضحی سے گر ہو تو روزہ دار　　جو حلال محض ہووے شبہ تو کھانا وہ کھا
اور کم کھانے سے پینے سے یقین سالک کتین　　چیز کوئی نافع نہیں ہی دوسری ای باحیا
پانچ ہیں سیری کے آفت پہلے بھاری ہووے تن　　اور قساوت قلب کی اور عقل کم ہووے بجا
سست کر دے جسم کو لاوے عبادتمین قصور　　نیند کو غالب کرے کر الحذر اس سے سدا
بعد کر قیلولہ تا شب کو تہجد کو اٹھے　　اور اٹھ آگے زوال روز کے سستی نہ لا
باجماعت پڑھ تو فرض ظہر اور سنت بھی پڑھ　　نیک کاموں میں بھی تو پھر مشتغل ہو دائما
جو ہی متعلم رہے وہ اشتغال علم میں　　اور جو عابد ہو کرے ذکر و عبادات اور دعا

یونہی شب کو سوئے تک اوقات کو معمور رکھ … کر مشقت تا معظم ہووے در ہر دو سرا
اور کتاب پاک اذکار نواوی کو تو پڑھ … اور عمل کر روز و شب جیسا کہ ہی اسمین لکھا
اور تکلف سے نہ سو پر جبکہ غالب ہووے نیند … با وضو سو کلمۂ طیب کو پڑھ اور یہہ دعا
اور کچھ پروا نہین گر سوویگا عورت کے ساتھ … اور جماع ہووے بھی خوش طبعی سے لذت لیویگا
پر تو اس حالت مین بھی حق سے کبھو غافل نہو … خوف اور ذکر الٰہی اپنے دل سے مت اٹھا
جبکہ ہو بیدار شب کو پڑھ تہجد کی نماز … مومنون کی مغفرت بس مانگ با درد و بکا
نیم شب مین جو پڑھا جاوے رکعتین دو رکعتین … وہ خزانہ ایک جنت مین معظم ہوویگا
کر زیادہ یہہ خزانے حشر مین کام آئینگے … دن ہی فاقے کا نسبت ان کا کام کچھہ نا آئیگا

موانع تہجد

یہ موانع ہین تہجد کے کر اس سے اجتناب … دن کو تین ایک شغل ہی دنیا کا ہو گا برا
لغو اور دنیا کی باتین اور لا یعنی کلام … اور مشقت سخت اور سیری شکم کی ای فتا

معاون تہجد

یہ معاون ہین تہجد کے پڑھے قبل غروب … رو بقبلہ ہو کے استغفار و تسبیح و دعا
اور عشا مغرب کے درمیانے تلاوت یا نماز … یا کرین ذکر الٰہی اور باتین چھوڑنا
اور کھانا کھائے بعد از آگے سونیکے یقین … بات نا کرنا بھی سونا جلد پہلی رات کا
عمر اپنی ایسے ہی اعمال مین تو صرف کر … اور نہ رکھ طول امل اور جہد کوشش کر سدا
اور جسے دنیا مین کچھہ اسباب دنیا کا نہو … کیون وہ پھر اوقات غفلت مین گذارے ہی بھلا
اسکو لازم نعمتین حاصل عبادت سے کرین … ذکر و قرآن کی تلاوت اور نمازین کر ادا
جب نماز نافلہ سے آوے سستی اور ملال … تب پڑھے قرآن سمجھہ معنے کو باخوف خدا
اور تلاوت سے بھی جب آوے ملالت اور کسل … تب زبان و قلب سے ہو ذاکر رب العلا
جب زبان بھی سست ہووے قلب سے ہی ذکر کر … قلب بھی جب سست ہووے ہو مراقب باصفا

اللّٰهُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ ارْفَعُهُ اللّٰهُمَّ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا وَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ اللّٰهُمَّ اِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِي اِلَيْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِي اِلَيْكَ رَهْبَةً وَرَغْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ اللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ﷴ
وتقرأ آية الكرسى وآمن الرسول وآخر سورة الكهف من اِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وتستشهدوا بكون فى همة القيام فلعبادة عند التيقظ وتقول اللّٰهُمَّ ايقظنى فى احب الاوقات اليك واشغلنى بطاعتك فقبه ١٢ مسالك

اور حدیث نفس مین ہرگز نہ تو مشغول ہو
یعنی وے خطرات نفسانی ہین ای اہل وفا

وے حدیث نفس ہی مثل کلام ظاہری
ہی قساوت قلب کی اس سے یہہ دیوے خدا

افضل طاعات ہی انفاس کو رکھنا نگاہ
اسپہ ہی اجماع سارے عارفون کا بے مرا

یعنی چڑھنے اور اترنے بیچ دم کے ای میان
بولنا اللہ اللہ در ملا ہو یا خلا

اور رعایت اسمین کرنا شد و مد تحت و فوق
حق کے صفتونکا تصور شیخ سے یہہ سیکھنا

یعنی اسم اللہ مشدد بول با مد الف
تحت یعنی نفس سے تا فوق تا لو کھینچنا

یا کرے ذکر خفی ہی کلمہ توحید کا
قلب سے ہی اور زبان و لب کو اپنے مت ہلا

نا کریگا جو بدایت مین ریاضت اور سلوک
فیض اس راہ سے نہ یکذرے برابر پاییگا

یو نہی ہرگز معرفت نا ہووے حاصل غالبا
ہان اگر نادر کسیکو ہو تو ہی جذب خدا

ہووے متخلی رذایل سے جہاد نفس کر
پس ہو متحلی فضایل سے وہ با ورع و تقا

عارفان افضل یقین علماے ظاہر سے ہین جان
کشف اور الہام سے وہ بہرہ ور ہین دایما

کر پڑھے عالم مقرر الف رکعت نافلہ
اُس سے یک رکعت ہی افضل عارف حقّی کا

یو نہی بیشک شیخ عز الدین بن عبد السلام
جو کہ ہی سلطان علما ہی فتاوی مین لکھا

یون کہا ہی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ
صوفیہ کا مقصد اقصی شہود حق ہی پا

پس زبان کر تلاوت ذکر بھی تہلیل کا
توڑ دنیا کے علایق حق سے دل اپنا لگا

کثرت ذکر و تلاوت مین ہو کوشش اسقدر
ذکر حق کا تیرے جذر قلب مین تا لیوے جا

تب حدیث نفس یکسر تجھسے زایل ہووینگے
اور منور قلب ہو دیگا با حوال علا

قلب سے قالب کو نور فیض حاصل ہو یقین
نعمت عظمی یہہ نیک اعمال سے تو ہاتھ لا

ذکر اس سالک کا بیشک ہو دیگا نفس ذکر ذات
اور تجلیات ذاتی منکشف ہو دین بجا

یہہ وصایا ہین شیوخ کاملین کے بالیقین
سالکون کو اسپہ توفیق عمل دیوے خدا

شکر للہ یہہ قصیدہ اب ہی با اختتام
شیخ ناظم قاری و سامع کو حق دیوے جزا

اور پوشاک مزین سے بھی ہووے مجتنب ۔ اور قناعت کرکے تھوڑے پر کرے وہ اکتفا

بادشاہون اورامیرون پاس نا جاوے کبھو ۔ انکے صحبت مین بھرے ہین جان آفات وبلا

ہان انھین کے پند وارشاد وہدایت کے لئے ۔ اہل حاجت کے سفارش کو بھی جانا ہی روا

فتوی دینے پر بڑھے جلدی اور جرأت ناکرین ۔ کرنے حاصل جاہ وعزت خلق مین ای باوفا

مسئلہ کوئی اس سے پوچھے گرنجانے وہ اُسے ۔ صاف کہہ دیوے نہین یہہ مسئلہ مین جانتا

اور نہین فتوی دئے ہون جسکو اہل اجتہاد ۔ خود نہ بولین مجتہد ہوکر یہہ یونہی ہی بجا

اور جسمین اسکو شک ہووے تو لا ادری کہے (یعنے مین نہین جانتا) ۔ اسکو نصف العلم ہے بیشک شیخ غزالی لکھا

اور یقین وہ نیک نیت سے پڑھے ایسے علوم ۔ جن سے عقبے کی سعادت ہووے حاصل اوّلا

پس کرے وہ علم باطن کا بہت کچھ اہتمام ۔ دور کردیوین رزایل دلکے ہین جو ناسزا

اور مراقب قلب کے اپنے بصد اخلاص ہو ۔ اور سیاست نفس سے اپنے کرے صبح ومسا

پس مجاہد ہو بجالاوے ریاضت اور سلوک ۔ تب دقایق علم دین کے قلب سے اسکین بجا

اور حاصل ہووینگے بے شبہ ثمرات عمل ۔ اور شہود کشف کے انوار ہووین منجلا

اور تقلید شریعت مین سدا ہو معتمد ۔ ہو مقلد مجتہد ہے فی الشرع کو کر پیشوا

بوحنیفہ شافعی اور مالک وحنبل یقین ۔ تھے یقین جچھے خصلتون مین سے مکمل مقتدا

یعنے وے زہد وصلاح ہی اور عبادت بالیقین ۔ اور علوم عافیت نافع ہو جو ای باوفا

اور علم فقہ ہو اصلاح جسمین خلق کی ۔ اور علم فقہ کا پڑھنا محض بہر خدا

جو کہ ہین فقہا ہمارے انکے ہی تابع ہین جان ۔ پس وے کرتے ہین سے چار مجتہد کا اقتدا

پس تو اول علم نافع پڑھ خدا کے واسطے ۔ گر تو چاہے دوجہانمین حق تعالی کی رضا

اور سکھانا اسکا لِلّٰہ افضل طاعات ہی ۔ اور خلافت اور وراثت ہی پیمبر کی بجا

اور کلام صوفیہ کی کیجئے تاویل نیک ۔ اعتراض اسپر نکرا اور مت بکرا اسمین خطا

جان وعمل سے پیر اور استاد کی تعظیم کر ۔ بے ادب ہوکر جدال وبحث سے مت بنیا

او مع استهزاء اى استخفاف بخلاف ما لو اقترن به ما يخرجه عن الردة كسبق لسان وحكاية كفر او خوف قال شيخنا كشيخه وكذا قول الولى حال غيبته انا الله ونحوه مما وقع لائمة من العارفين كابن عربى واتباعه محقق وما وقع فى عباراتهم مما يوهم كفرا غير مراد به ظاهره كما لا يخفى على الموفقين نعم يحجر على من لا يعرف حقيقة اصطلاحهم وطريقتهم مطالعة كتبهم فانها مزلة قدم لهم ومن ثم ضل كثيرون اغتروا بظواهرها وقول ابن عبد السلام يعزر ولى قال انا الله فيه نظر لانه ان قاله وهو مكلف فهو كافر لا محالة وان قاله حال الغيبة المانعة التكليف فاى وجه للتعزير انتهى ۱۲ فتح المعين للشيخ العلامة المحقق المجدد مع عبد العزيز الشافعى تلميذ خاتمة المجتهدين ابن حجر الهيتمى المكى رحمهما الله تعالى من باب الردة ۲۵

شبہ تجھکو جسمیں ہووے پوچھ لے استاد سے
سرسری مت جان لے تحقیق یا دیگا دغا

کیجئے قبل مطالعہ خوب تصحیح کتاب
کر مقابل تو صحیح نسخوں سے اسکو اولا

اور مطالعہ کر مکرر متن کا قبل شروح
وہ ترقی کو ترے اولی و احسن ہے بجا

اور فہم یک سطر کا اولی ہے بیشک از متن
شرح کی دس سطر کی تفہیم سے ای بارہا

سیکھ اول علم فرض عین کر اُسپر عمل
خوبی دارین گر چاہے ز خلاق ورا

بعد ازان علم فروع فقہ اور اسکا اصول
پڑھ علوم باقیہ تدریج سے بعد اسکے جا

اور علوم آداب کے سب آٹھ ہیں یہہ یاد رکھ
صرف و نحو اور معانی اور لغت ہے ای فتا

اور بیان ہے اور بدیع و قافیہ ہے اور عروض
ہیں اصول آداب کے یہہ آٹھ علم ای باصفا

اور فروع اسکے ہیں انشا نثر بے شک اور نظام
اور حکایات و قصص تاریخ سب یک علم یا

اور اسکے بعد ہے علم خطوط و اشتقاق
سب یہہ بارہ علم ہیں تحقیق سے پڑھ ای فتا

اور معانیمیں ہے داخل ہے بدیع بھی اور بیان
اشتقاق و صرف دونو یک ہے بعضوں نے لکھا

آہ جون اہل زمانہ علم منطق اور کلام
پڑھ کے ہو ہیں تباہ اسمیں تو مت ہو مبتلا

پڑھ ای بھائی شیخ غزالی کے احیاء علوم
دیکھ اسمیں ہے لکھے ہر مرض مہلک کی دوا

گر نہ استعداد عربی ہو تو ہندی فارسی
اسکی بس ہے تجھکو زاد الآخرت اور کیمیا

جب ہوا فارغ ضحی سے گر نہو تو روزہ دار
جو حلال محض ہووے سیر ہو تو کھا نا وہ کھا

اور کم کھانے سے پینے سے یقین سالک کتین
چیز کوئی نافع نہین ہے دوسری ای باحیا

پانچ ہیں سیری کے آفت پہلے بھاری ہووے تن
اور قساوت قلب کی اور عقل کم ہووے بجا

سست کردے جسم کو لادے عبادت مین قصور
نیند کو غالب کرے کر الحذر اُس سے سدا

بعد کر قیلولہ تا شب کو تہجد کو اُٹھے
اور اُٹھ آگے زوال روز کے سستی نہ لا

باجماعت پڑھ تو فرض ظہر اور سنت بھی پڑھ
نیک کا مومنین بھی تو پھر مشتغل ہو دائما

جو ہی متعلم رہے وہ اشتغال علم مین
اور جو عابد ہو کرے ذکر و عبادت اور دعا

یونہی شب کو سوئے تک اوقات کو معمور رکھہ — کر مشقت تا معظم ہووے در ہر دوسرا
اور کتاب پاک اذکار نواوی کو تو پڑھ — اور عمل کر روز و شب جیسا کہ ہی اسمین لکھا
اور تکلف سے نہ سو پر جبکہ غالب ہووے نیند — با وضو سو کلمۂ طیب کو پڑھ اور یہہ دعا
اور کچھہ پروا نہین گر سوویگا عورت سا تھہ — اور جماع ہووے بھی خوش طبعی سے لذت لیویگا
پر تو اس حالت مین بھی حق سے کبھو غافل نہو — خوف اور ذکر الٰہی اپنے دل سے مت اٹھا
جبکہ ہو بیدار شب کو پڑھ تہجد کی نماز — مومنون کی مغفرت پس مانگ با درد و بکا
نیم شب مین جو پڑھا جاوے رکعتین دو رکعتین — وہ خزانہ ایک جنت مین معظم ہوویگا
کر زیادہ یہہ خزانے حشر مین کام آئینگے — دن ہی فاقے کا نسبت وہان کام کچھہ نا آئیگا

موانع تہجد

یہ موانع ہین تہجد کے کر اس سے اجتناب — دن کے تئین ایک شغل ہی دنیا کا مونکا برا
لغو اور دنیا کی باتین اور لایعنی کلام — اور مشقت سخت اور سیری شکم کی ای فتا

معاون تہجد

یہ معاون ہین تہجد کے پڑھے قبل غروب — رو بقبلہ ہو کے استغفار و تسبیح و دعا
اور عشا مغرب کے درمیانے تلاوت یا نماز — یا کرین ذکر الٰہی اور باتین چھوڑ نا
اور کھانا کھائے بعد از آگے سونیکے یقین — بات نا کرنا بھی سونا جلد پہلی رات کا
عمر اپنی ایسے ہی اعمال مین تو صرف کر — اور نرکھہ طول امل اور جہد کوشش کر سدا
اور جیسے دنیا مین کچھہ اسباب دنیا کا نہو — کیون وہ پھر اوقات غفلت مین گذارے ہی بھلا
اسکو لازم نعمتین حاصل عبادت سے کرین — ذکر و قرآن کی تلاوت اور نمازین کر ادا
جب نماز نافلہ سے آوے سستی اور ملال — تب پڑھے قرآن سمجھہ معنے کو با خوف خدا
اور تلاوت سے بھی جب آوے ملالت اور کسل — تب زبان و قلب سے ہو ذاکر رب العلا
جب زبان بھی سست ہووے قلب سے ہی ذکر کر — قلب بھی جب سست ہووے ہو مراقب با صفا

اللّٰهُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِكَ اَرْفَعُهُ اللّٰهُمَّ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لَهَا وَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِیْنَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیْ اِلَیْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْكَ رَهْبَةً وَرَغْبَةً اِلَیْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ اللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ط
وتقرا آیة الکرسی وامن الرسول وآخر سورة الکهف من اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَتَشَهَّدُ وایکون فی همة القیام فلعبادة عند التیقظ وتقول اللّٰهُمَّ یقظنی فی احب الاوقات الیک واشغلنی بطاعتک فبہ ۱۲ مسالک

اور حدیث نفس مین ہرگز نہ تو مشغول ہو
وے حدیث نفس ہی مثل کلام ظاہری
افضل طاعات ہی انفاس کو رکھنا نگاہ
یعنے چڑھنے اور اُترنے بیچ دم کے ای میان
اور رعایت اُسمین کرنا شد و مد تحت و فوق
یعنے اسم اللہ شد و لول با مد الف
یا کرے ذکر خفی ہی کلمہ توحید کا
ناکریکا جو بدایت مین ریاضت اور سلوک
یو بھی ہرگز معرفت نا ہووے حاصل غالبا
ہووے متخلی رزایل سے جہاد نفس کر
عارفان افضل یقین علمائے ظاہر سے ہین جان
کر بڑے عالم سقر الف رکعت نا فلہ
یو ہی بیشک شیخ عزالدین بن عبدالسلام
یون کہا ہی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ
پس زیادہ کر تلاوت ذکر بھی تہلیل کا
کثرت ذکر و تلاوت مین ہو کوشش اسقدر
تب حدیث نفس یکسر تجھ سے زایل ہووینگے
قلب سے قالب کو نور فیض حاصل ہو یقین
ذکر اس سالک کا بیشک ہو ویگا ذکر ذات
یہہ وصایا ہین شیوخ کاملین کے بالیقین
شکر للہ یہہ قصیدہ اب ہی با اختتام

یعنے وے خطرات نفسانی ہین ای اہل وفا
ہی قساوت قلب کی اس سے یہہ دیوے خدا
اسیو ہی اجماع سارے عارفون کا ہے مرا
بولنا اللہ اللہ در ملا ہو یا خلا
حق کے صفتو نکا تصور شیخ سے یہہ سیکھنا
تحت یعنے نفس سے تا فوق تا لو کھینچنا
قلب سے ہی اور زبان ولب کو اپنے مت ہلا
فیض اس راہ سے نہ یکذرے برابر پا یگا
ہان اگر نادر کسیکو ہو تو ہی جذب خدا
پس ہو متجلی فضایل سے وہ با ورع و تقا
کشف اور الہام سے وہ بہرور ہین دایما
اُس سے یک رکعت ہی افضل عارف حقانی کا
جو کہ ہی سلطان علما ہی فتادی مین لکھا
صوفیہ کا مقصد اقصی شہود حق ہی یا
توڑ دنیا کے علایق حق سے دل اپنا لگا
ذکر حق کا تیرے جذر قلب مین تا لیوے جا
اور منور قلب ہو ویگا با حوال علا
نعمت عظمی یہہ نیک اعمال سے تو تا تجھ لا
اور تجلیات ذاتی منکشف ہو وین بجا
سالکون کو اسپو توفیق عمل دیوے خدا
شیخ با ظلم قاری و سامع کو حق دیوے جزا

شب بھی ستائیسوین تھی رجب ہجرت سے تب ۔ یک ہزار و دو صد و ستر پر جو تھا سال تھا ۔ یا الٰہی تا ابد احمد پہ صلوٰۃ و سلام بھیج پیغمبر پہ اور آل و اصحاب پر سدا ۔ مترجم کو بخش اور اسکے والدین کو بے جرم و گناہ ۔ فضل سے اپنے کرے سب حاجتین اسکے روا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد سلام مسنون الاسلام کے واضح ہو۔ کہ تریا تور کے بعضے سائلین کے جواب مین میت کے
سیوم وہم بیستم وغیرہ تعینات کے کراہت پر یہہ فقیر ایک فتویٰ جو روانہ کیا تھا وہ فتوی فقیر کا
نہین بلکہ مولانا محمد اسحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے کہ بجنسہ انکی مسایل اربعین سے نقل کیا
اور انکا نام بالا سے فتوی لکھہ دیا۔ بااین آپ اس کی نسبت جو اس فقیر کے طرف کئے ہین سو محل حیرت
ہے۔ خیر اُس فتوے مین آپ جو چند جا سے پر جرح کئے اور اسکا جواب اس فقیر سے چاہے۔ لازم
ہوا کہ بعونہ تعالےٰ جو بات کے جانتا ہون سو لکھہ دون تا رفع اشتباہ ہو واللہ الموفق **فکرہا** صاحب
فتوی تعینات مذکورہ کی کراہت اہل سنت وجماعت کے بڑے عمدہ کتب فقہیہ سے ثابت کئے ہین
جیسی نصاب الاحتساب فتح القدیر فتاوی بزازیہ مستملی قراخانی جامع البرکات وغیرہ
ان کتابون کے بعضے مصنفین تو مجتہدین غیر مستقل ہین داخل ہین اُن فقیہون کے قیاس پر آپ جو چند جرح کئے
ان سب کا خلاصہ یہہ ہے کہ ہم فقط اتباع کتاب وسنت پر مامور ہین اور فقہاء ہین آئمہ اربعہ کے سوا ہے
دوسرے فقہا کے اقاویل جب تک دلایل شرعیہ سے مدلل نہون قابل استدلال نہین۔ پس صاحب فتوے
جن فقیہون کے دلایل نقل کئے وہ اُن فقہا کا مجرد قیاس ہے جبتک دلیل معلوم نہو کیونکر قبول کیا جائیگا
الجواب مخفی نرہے کہ دلایل شرعیہ چار ہین کتاب وسنت اجماع وقیاس قیاس مجتہد کا
خواہ وہ مجتہد مستقل ہو یا غیر مستقل البتہ قابل سند ولایق استدلال ہے۔ کذا قالوا علماء اہل السنۃ
والجماعۃ فی کتب الاصول الفقہ کما لایخفی علی العلماء۔ مجتہد کی رای اگرچہ خطا پر جاوے اُسکی خطا پر بھی

ایک ثواب مترتب ہے اور اُسکے مقلد کو نجات - چنانچہ امام ربانی شیخ مجدد الف ثانی اپنے
مکتوبات کے جلد ثالث کے بائیسوین مکتوب مین فرماتے ہین مجتہد چہ جاے اعتراض است کہ
خطاے او نیز یکدرجہ ثواب ست و تقلید او اگرچہ خطا کند موجب نجات است انتہی - جاننے کہ اجتہاد
کی دلیل آیت شریف یہہ ہے جو اللہ تعالی نے فرمایا - فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ - یعنے قیاس کرو
اے بصیرت والو - اور خطاب یا اولی الابصار کا مطلق ہے فقط ائمہ اربعہ پر ہی منحصر کسطرح
ہوسکیگا - جتنے اہل قیاس کے مجتہدین ہین وے سب کے سب اُس خطاب مین داخل ہین اور وے
فقہا طبقات ستہ پر منقسم ہین **پہلا طبقہ** مجتہدین فی الشرع کا ہے جنکو مجتہدین مستقل کہتے ہین
جیسے ائمہ اربعہ - کہ انہون نے کتاب و سنت و اجماع سے اصول کے قاعدونکے موافق
مسایل فقہیہ کا استنباط کیا ہے **دوسرا طبقہ** مجتہدین فی المذہب کا ہے جیسے امام ابی یوسف
اور امام محمد رح کہ انکو بھی اُن دلیلون سے استنباط احکام کی قدرت تھی مگر اُس قاعدیکے موافق
کہ اُنکے استاد امام ابو حنیفہ رح نے مقرر کیا ہے - اگرچہ انہون نے بعضے احکام فقہ مین امام کا
خلاف کئے ہین لیکن قواعد اصول مین امام کے تقلید سے قدم باہر نہین رکھے ہین **تیسرا طبقہ**
مجتہدین فی المسائل کا ہے جیسے خصاف اور ابی جعفر طحاوی اور ابو الحسن کرخی اور شمس
الائمہ حلوائی اور شمس الائمہ سرخسی اور فخر الدین قاضیخان سے ایمہ جس مسئلے مین صاحب
مذہب سے روایت نہین پاتے ہین تو انکو اُسمین یہہ قدرت نہین کہ صاحب مذہب کا خلاف کرین نہ
اصول مین نہ فروع مین لیکن جس مسئلے مین صاحب مذہب سے بیان صریح نہین پاتے ہین تو اُس
مسئلے کے احکام نکالتے ہین پر اُسی صاحب مذہب کے اصول کے موافق جو اُسنے قاعدے
مقرر کر رکھا ہے **چوتھا طبقہ** اصحاب تخریج کا ہے اگرچہ یہہ اکابر مطلق اجتہاد کی قدرت
نہین رکھتے ہین لیکن اصول کے قاعدے اُنہون نے اچھیطرح ضبط کیا ہے - اور جس مقام سے اُنہنے

امام نے مسئلے نکالا ہے وہ مقام انکو خوب علوم رہنے سے یہہ طاقت رکھتے ہیں کہ امام کا
جو قول مجمل ایسا ہو کہ اسمین دو وجہ ہوسکین سوا اُنمین سے جو وجہ قوی ہو اُسکو بیان کر
دین - اور جو فقہی مسئلہ صاحب مذہب سے یا اُسکے اصحاب سے منقول ہو اور اُس مین دو
احتمال پائے جاوین - اسمین سے جو احتمال قوی ہو اُسکو بیان کرین - ہدایہ کے بعضے مقام
مین جو لکھا ہے - کذا فی تخریج الکرخی و تخریج الرازی - اُسکے یہی معنے ہوتے ہین پانچوان
طبقہ اصحاب ترجیح کا ہے جیسے ابو الحسن قدوری اور صاحب ہدایہ وغیرہما کہ انکا کام یہہ ہے
کہ بعضے روایتون کو بعضو نپر ترجیح دین یعنے اپنے قول سے اُسکی فضیلت بیان کرین - جیسے
ہذا اولی وہذا اصح وہذا اوضح وہذا اقوی وہذا موافق للقیاس وہذا ارفق للناس
چھٹا طبقہ اُن فقہا کا ہے کہ فرق کرتے ہین قوی اور ضعیف مین ظاہر مذہب اور
ظاہر روایت مین متاخرین سے اصحاب متون معتبرہ کے مانند - جیسے صاحب کنز اور صاحب
درمختار اور صاحب وقایہ اور صاحب مجمع ان فقہا کا کام یہہ ہے کہ اپنے کتابون مین جو
قول کہ مردود اور جو روایت کہ ضعیف ہو اُسکو نقل نکرین - کذا فی تحفۃ الاخیار حاشیۃ
الدر المختار للشیخ ابراہیم الحلبی الحنفی و قرۃ الانظار للشیخ ولی اللہ الدہلوی رحمہم اللہ تعالی - پس اگر
ایمہ اربعہ کے سوائے دوسرے فقہا کا قیاس معتبر نرکھین تو بہت سے قباحتین پیش آتے ہین
سوائے ایمہ اربعہ کے باقی پانچون طبقے کے فقہا مہمل اور بیکار ٹھہرتے ہین اور اُنکے قیاسی
مسئلونکا بالکل اعتبار نرہیگا - حالانکہ انہین قیاسی مسئلون سے اہل سنت وجماعت کے
ہنداولہ کتابین مملو و مشحون ہین اور وہی مسائل اُجتک خواص و عوام کے دستور العمل ہین ہان
ائمہ اربعہ کے مانند دوسرے مجتہد مستقل کم ہوئے انہین چارون کے مذاہب حقہ مشرق سے
مغرب تک ہفت اقلیم مین شہرت پاے - اور انہین کے مقلدین مین بہت سے فقہا اجتہا

غیر استقلالی کا درجہ حاصل کرکے اصول مین مجتہد مستقل کے مقلد رہتے ہوئے بعض فروع وجزئیات مین اجتہاد کئے ہین جب ایک حادثہ وقوع مین آوے۔ اور اسکا جواب کتاب وسنت واجماع سے پایا نجاوے۔ ضرور ہے کہ مجتہد اپنے سعی وکوشش صرف کرے۔ تا اسکے حکم کے استنباط پر قادر ہووے۔ والا قضا اور فتوے کا دروازہ بند ہوجاویگا کما فی التوضیح لو لم یعلم احکام تلک الحوادث من الوحی الصریح وبقیت احکامہا مہملۃ لایکون الدین کاملاً فلابد ان یکون مجتہدین ولاۃ استنباط احکامہا من الوحی انتہے جب یہہ پانچوے طبقے کے فقہا کا قیاس کا بر اہل سنت وجماعت کے پاس مقبول اور مستند اور معمول بہ خواص وعوام کا ہو پھر ایمہ اربعہ کے ہی قیاس پر انحصار کیسا کیا جاویگا۔ اور فقہاے مجتہدین جو قیاس کرتے ہین وہ مجرد قیاس نہین بلکہ اسکا مقیس علیہ کتاب وسنت سے یا اجماع سے ہوتا ہے فقط لفظ قیاس سے ہی متبادر ہوتا ہے۔ کہ اسکے لئے ایک مقیس علیہ ہے وگرنہ قایس کسپر قیاس کریگا۔ اور ہرچند انکا قیاس بے دلیل نہین لیکن ہم مقلدین کو نہین پہنچتا ہے کہ اسکی دلیل نہین پاسکے تک اسپر عمل نکرین۔ مقلد کا کام تقلید ہے نہ تحقیق۔ اور مقلد دلیل طلب کرنے کے لئے شرع شریف سے مکلف بھی نہین ہے۔ کیونکہ دلیل کی مطابقت کو پانیکا حوصلہ مقلد کو نہین۔ جب حوصلہ دلیل سے استنباط کرنیکا اسکو حاصل ہوا تب وہ بھی ایک قسم کا مجتہد ہوا۔ اور مجتہد کو غیر کی تقلید سے منع کیا گیا ہے اگر مقلد دلیل طلب کرنے کی بات مسلم رکھین تو اہل سنت وجماعت کے معتبر ومتداول کتابین سب کے سب بیکار ہوجاوینگے اور عمل کرنیکے قابل نہ ٹھرینگے جیسے ہدایہ شرح وقایہ درمختار اور فتاوی قاضیخان اور فتاوی عالمگیری فتاوی ابراہیم شاہی کفایہ نہایہ عنایہ چلپی طحاوی وطحطاوی اور مفتاح الصلوۃ وغیرہا اور ان کتب کے مصنفین بھی مورد اعتراض ہووینگے کہ کس لئے ہر مسئلے پر دلیل نہین گذرانے

سواے اسکے ان کتابون مین جو مسائل کہ مذکور ہین انکا مقیس علیہ کیا ہے کونسی آیت اور کونسی حدیث سے کونسا مسئلہ مستنبط ہے سو مقلد کیا ذکر اس زمانے کے ارباب تحصیل بھی پا نہین سکتے ہین - اور انکا ماخذ بیان نہین کر سکتے ہین - جب علما کا یہہ حال ہو مقلدین کو مجتہدین کے قول پر انکار رکب پہنچتا ہے حامی مذہب حنفی جامع علوم باطنی وظاہرے امام ربانی شیخ مجدد الف ثانی رحمہ اللہ علیہ نے اپنے ایک مکتوب مین فرماتے ہین کہ قیاس کا منکر شطر دین کا منکر ہے پس مقلد کو دلیل نہ ملے پر بھی طبقات فقہا کے قیاسی مسائل پر عمل نہین کرنے کے سواے گزیر نہین - اور تحریر فرماے تھے کہ حدیث طعام المیت یمیت القلب وطعام المریض یمرض القلب صحاح ستہ سے کونسے کتاب مین مرقوم ہے الخ مکرما حدیث کے کتابین صحاح ستہ پر ہی منحصر نہین بلکہ صحاح کے سواے بہت سے کبار محدثین اور ایمہ مجتہدین کے کتب حدیث مستند ومعتبر ہین چنانچہ مسند امام الایمہ امام اعظم رح ومسند امام شافعی رح وموطا امام مالک رح ومسند امام احمد حنبل رح ومسند امام محمد رح وشعب الایمان امام بیہقی وتیسیر الاصول وغیرہا - اور خود امام بخاری رح کی صحیح کے سواے اور دو کتابین جو تہذیب الا... اور ستقا ہے ان مین ہزارون صحیح حدیث ذکر کئے ہین جو صحیح بخاری مین نہین آئے - غرض حدیث کے صحیح کتابین بہت سے ہین - اور حاشا یہہ بات نہین کہ جو حدیث صحاح ستہ مین منقول نہو صحیح نہو - اور استدلال کے قابل نہو ہذا ہو الظاہر - اور حدیث کی تحقیق و تنقیح اور صحت وضعف حفاظ حدیث اور اس فن کے نقادون پر متوقف ہے غیر محد... بھی دخل نہین جب ایک حدیث کسی معتبر محدث سے منقول ہوا ... حدیث لو اسمین حدیث جب تک صحیح نہو محدث ذکر نکریگا یا کہیگا کہ ہذا ... مقبول ہوگی - کیونکہ وہ وہذا مرسل وہذا منکر علی ہذا القیاس ... ہذا ضعیف وہذا موضوع وہذا منقطع ... جب ... بیان ہو پھر اس حدیث مین کیونکر کلام کیا جائیگا - ہان

دوسرا حدیث جب اسکے ضعف و موضوعیت پر جاوے تب بھی وہ حدیث صحیحت و غیر صحیحت
مین مختلف فیہ ٹھہرنگی - نہ انکہ قابل عمل و لایق استدلال ہو - اور صاحب فتوی بھی
جو یہہ حدیث لایا ہے فقط علما و صلحا اس کھانے سے احتراز کروانے کے لیئے ہے
نہ اثبات کا بدعت ہون ثابت کرنیکے لیئے - بلکہ اسکا بدعت ہون آگے ہی فقہ کے معتبر
کتابون سے ثابت کر چکا - اور علما و فضلا ایسے کھانے سے احتراز کرنیکی بات شیخ الہند
عبد الحق محدث دہلوی بھی جامع البرکات مین لائے ہین - پس شیخ کی بات صاحب فتوی
کے قول کی موید ہے - اور آپ تحریر فرماتے تھے کہ حدیث کل بدعة ضلالة جو لائے
ہین اس کے کلیئے مین بہت سے نیک کام بھی جو حضرت علیہ الصلوة والسلام کے بعد
نکلے ہین داخل ہو جاتے ہین پھر اس سے استدلال کرنا کیونکر ہو سکیگا الخ **جواب**
تحقیق اطوار احادیث کل بدعة ضلالة مین جو لفظ بدعت وارد ہے اس سے اکثر علمانے
لغوی معنی لیا ہے یعنے مطلق نیا کام اور لفظ سیئہ کی تقدیر بان سیئة بدعة ضلالة کہا
بدعت کے دو قسم ٹھہرائے یعنے حسنہ و سیئہ پھر حسنہ مین بدعت واجبہ و مندوبہ و مباحہ
اور سیئہ مین محرمہ مکروہہ گنا - اور بعضے علمانے لفظ بدعت کو اگرچہ عین ضلالة قرار دیا
ہے لیکن نئے کام جو نیک ہون اسکو ملحق بالسنة نام رکھا ہے - پس یہہ نزاع لفظی ہے
حقیقت مین بدعت حسنہ و ملحق بالسنة ہر دو ایک ہی ہین - حدیث کل بدعة ضلالة جو
جو صاحب فتوی نے لایا ہے سو جو نئے نیک کام حضرت سید انام علیہ الصلوة والسلام
کے مبارک زمانیکے بعد ایجاد پائے ہین انکو باطل کر دینے ضلالت کے دائرے مین
داخل کرنیکے واسطے نہین - بلکہ جو برے کام خلاف شرع سید انام عوام و جہال اہل اسلام
مین ایجاد پائے ہین انکے ابطال پر وہ حدیث گذرانے ہین اس فتوے کی عبارت کا ماسبق

و بالحق بغور ملاحظہ فرماوین وہ یہہ ہے ـ یعنے فاتحہ رسمی جو عوام مین مروج ہے یعنیا فاتحہ
کے روز آب و آتش کو اچھوتا قرار دینا ـ اور مخصوص ایک جگہہ کو لیپنا اور اسپر ہانڈی
رکھنا اور فاتحہ کے وقت ہانڈیکا سرپوش کھول دینا اور ہانڈیکو پھول کا ہار پہنانا ـ اور
میت کے نام سے عود آتش مین ڈالنا ـ اور ہانڈیکے روبرو دست بستہ کھڑے رہکے فاتحہ
پڑھنا ـ اور فاتحہ کے بعد ہانڈیکو تین تسلیم بجالانا ـ اور ایسے واہیات کے ساتھہ فاتحہ
پڑھنیکے آگے کھانے مین تصرف نکرنا محتاج و مسکین اللہ کے واسطے دیوکرکے پکارے تو بھی نکیدانہ
نہ دینا ـ اور فاتحہ پڑھنے کا عندلانا اور بچہ رو رو کے مرگیا تو بھی اسکو بکیدانہ ندینا ـ اور اُن
واہیات کا نام فاتحہ رکھنا ایسی ہی رسوم شنیعہ کو جو عوام کالانعام فرض و واجب کے مقام مین رکھے
ہین سو صاحب فتوی اسکا بیان مختصر فاتحہ رسمی کے ساتھہ کرکے یہہ کہتا ہے کہ یہہ طریقہ نہ علما
سلف سے ماثور ہے ـ نہ حرمین شریفین مین آجتک معمول ـ بلکہ حرمین شریفین مین اگر کوئی
جاہل ہندی نوارد ایسا کام کربیٹھے تو وہان کے علما اُس سے واقف ہونیکی صورت مین اُسکو
منع کرتے ہین اور جھڑکی دیتے ہین ـ پھر اسکے بعد جامع البرکات اور شرح شرعۃ الاسلام کی
سند سے کھانیکی شروع مین بسم اللہ اور آخر مین دعاے برکت اور سورہ اخلاص پڑھنا ثابت
کرکے ان رسوم واہیہ مذکورہ کے رد و تقبیح مین کہتا ہے ـ کہ جو کام سلف سے
عبادت کے طور پر منقول نہو وہ بدعت ہے اور کل بدعۃ ضلالۃ مین داخل ہے انتہی ـ
یہہ بات تو صحیح ہے اسمین کسیکو کچھہ کلام نہین ـ بلکہ علماء مدراس سے مولوی اسلمی صاحب
اپنے سفینۃ النجاۃ مین اور مفتی بدر الدولہ بہادر اپنے رسالہ گلزار ہدایت مین بھی ایسے رسوم
واہیہ کی سخت ممانعت پر سگئے ہین ـ من شاء فلینظر فیہما بلا تعین و التزام و لزوم تعین ایام
و اقسام طعام فقط مستحقون کو کھانا کھلانا ـ اور دُود فاتحہ پڑھنا اور ارواح اموات کو

اُسکے ایصال ثواب کے لئے بارگاہ الہی مین عرض کرنا یہہ کام مشروع اور مستحسن ہے اور مذہب اہل سنت وجماعت مین ثابت ہے۔ اور حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علامت محبت تا وسع استجاب کی اتباع سنت وترک بدعت مین ہے

اللهم احينا على سنته وتوفنا على ملته واحشرنا فى زمرته
واجعلنا من اهل شفاعته واوردنا حوضه واسقنا بكاسه
وانفعنا بمحبته امين يارب العلمين

تمت

سنہ ۱۲۸۴ ہجری وکشنگری

بسم الله الرحمن الرحيم

بعد الحمد والصلوات وتبلیغ السلام والتحیات واشتیاق ملاقات بهجت آیات مشهود ضمیر مودت تخمیر اینکه الحمد لله فقیر بخیر است وخیریت شریف مطلوب مکتوب کرم اسلوب که بتمنای تلاقی فقیر مرسل بود رسید وفقیر را نیز مشتاق لقا گردانید ع نه تنها عشق از دیدار خیزد بسا کین دولت از گفتار خیزد چند کلمات اخلاص سمات که در نصیحت طلبی مسطور بود خاطر را خیلی شادان وفرحان نمود درین زمانه فساد آشیانه که هر کس گرفتار عجب وپندار وتعشق دنیای غدار در سر دارد وبافعال واقوال خودش مینازد پندگیر ونصیحت گیر کجا است بلکه اکثر ابنای زمان دشمن ناصحان وخیرخواهان اند انا لله وانا الیه راجعون در حدیث شریف آمده الدین النصیحة پس کسیکه طالب نصیحت است طالب دین است ع این کار دولت است کنون تا کرا رسد بالجمله درچنین زمان قحط الرجال طلب نصیحت ازان نجسته خصال بسیار خوش آمده ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ بهترین نصیحتها همین است که ناصح امت حضرت جناب رسالت صلی الله علیه وآله وسلم که وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى در شان او آمده است فرموده وبه قلیل اللفظ کثیر المعانی که اُوْتِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ بیان او است زبان اعجاز بیان گشوده - چنان احادیث موجزه متواتره بکثرت والعاز از آنجمله عبد الله ابن عمر رضی الله عنه حدیثی آورده که ترجمه اش اینست که رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم هر دو بازوی من گرفته فرمودند كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ او عابر سبیل یعنی در دنیا چنان باش گویا مسافر یست بلکه مانند رونده وازراه گذرنده لهذا ابن عمر رضی الله

عنه دیگران را نصیحت مینمود که چون شام کنی انتظار صباح مبر — وچون صباح کنی منتظر شام
مباش — وصحت خود را غنیمت دانسته ازان حصه برای بیماری خود بگیر یعنی درحالت صحت
به تهیهٔ زاد آخرت مشغول باش که درحالت مرض عاجز مانی — وازحیات خود برای ممات خود
حصه بگیر یعنی حالت حیات را مغتنم پنداشته بطاعات وخیرات در ساز که بعد موت
خود نتوانی رواه البخاری — هر بنده را همین نصیحت بنابر ایقاظ از خواب غفلت کافی است
وبرای حصول عبرت وافی رزقنا الله تعالی بجمله بکمال کرمه وفضله آمین بحرمت حبیبه سید الاولین
والآخرین صلی الله علیه وآله وصحبه اجمعین باید که حال واستقبال همین منوال بترسیل
نمایق خیریت اشتمال که المکتوب نصف الملاقات واقع است مسرور ومبتهج میفرموده
باشند زیاده الله معکم اینما کنتم ببرخوردار عبداللطیف صاحب سلام ودعا مهدی باد

بنده الراجی [illegible] محکمه معتمد عدالت کوتوالی وصدر المهام سرکار عالی
مسنی محمد [illegible] [illegible] [illegible] به حیدرآباد دکن

۱۴ رجب ۶۲ هجری

مسدس مقصور — فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

ورد ہی تسبیح تیری نام کے — ہی عبادت دلسی صبح و شام کے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

عشق دی یارب محمد کے طفیل — ہر سر مو ہو زبان حمد کو

فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن

ہوی ہیں ہمسی خطائیں بیکار الٰہی توبہ — ہنوز غفلت ہی دل پہ چھایا

فاعلاتن مفاعلن فعلن

ہو گیا جب یقین عینیت — نہیں ہے خدا ہیں غیر کے الفت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

مصحف رخ پہ وہ ابروسے نجاالسم اللہ — دیکھلو ہی سر قرآن لکھا بسم اللہ

مفاعلن چار بار

سر دیوان ہی مضمون اوسکی حسن قدرت کا — الف الحمد کا گویا الف ہی اوسکی

مفاعیلن چہار بار

جو محبوب خدا ہی دیکھو تن اوس شاہ کبیر — کسی صورت دکہایا رب رسول اللہ کہو

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

خدا ہی میرا تھا توان یا رسول اللہ   بڑا ہی [illegible] یا رسول اللہ

مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن

شان [illegible] مصطفیٰ [illegible] احمد   فرش سے عرش تک ضیاء آل محمد

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

قربان ہو نہ کیوں تجھ پہ دل و جان محمد   کیا کیا تیرا امت پہ احسان محمد

مفاعیلن مفاعیلن فعولن

گل فردوس ہے روئے محمد —   شمیم خلد خوشبوئے محمد

کیا لیں کیونکر نہ عقیدت [illegible]   خدا ہوں نا [illegible] مشکل کشا [illegible]

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

کردی اپنی عشق سے آباد یا علی   برباد کیا [illegible] دل [illegible] شاد یا علی

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

مدد یا غوث صمدانی محی الدین جیلانی   [illegible] محی الدین [illegible]

فعلن فعلن فعلن فعلن

میرے [illegible] سلطان نظام الدین   میرے [illegible] میرے [illegible] سلطان نظام الدین

تمنا ہے [illegible] کیا [illegible] زندگی [illegible]